فضائل درود

و

خراج عقیدت

بہ بارگاہ

حضور مثنیٰ میاں علیہ الرحمۃ

بنام

کاوش نازیہ

از قلم

مبلغہ وعالمہ وفاضلہ سیدہ نازیہ قادری

خطیبہ نٹراج اپارٹمنٹ، ورسوا، اندھیری

امیر سنی جماعت اصلاحی تحریک

نام کتاب..........کاوش نازیہ

نام مؤلف..........مبلغہ وعالمہ وفاضلہ سیدہ نازیہ صابری

سن اشاعت.........ربیع الغوث سنہ ۱۴۳۳ھ مطابق مارچ سنہ ۲۰۱۲ء

تعداد................۳۰

کمپوزنگ.........مولانا محمد ارشاد احمد مصباحی برکاتی ہیڈ آف کمپیوٹر اینڈ انگلش

ڈپارٹمنٹ دار العلوم مخدومیہ، اوشیورہ برج، جوگیشوری، ممبئی

ناشر...............ریاض احمد برکاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ ﷺ

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

(سورہ احزاب)

بارگاہ حضور مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ

کاوش نازیہ

بفیض کرم: پیرومرشدواستاذ محترم حضرت علامہ مفتی

قاری **شریف احمد** صاحب قادری رضوی اشرفی

فاضل منظر اسلام بریلی شریف

و

خطیب وامام نور مسجد رابوڑی، تھانہ

شرف انتساب

پنجتن پاک

پیارے آقا حضور تاجدار مدینہ علیہ التحیۃ والثناء وسیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد رسول اللہ ﷺ وحضرت علی رضی اللہ عنہ وحضرت امام حسن رضی اللہ عنہ وحضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

اور

حضور انوار المشائخ سید انوار اشرف عرف مثنیٰ میاں علیہ الرحمۃ والرضوان

جنہوں نے ملت اسلامیہ کا درد محسوس کرتے ہوئے نہ صرف لڑکوں کے لئے بلکہ لڑکیوں کے لئے بھی شاندار عالیشان مدرسہ بنام کنیزان فاطمہ زہرا تعمیر فرمایا اور وہاں ان کے رہنے کا بھی معقول انتظام وانصرام فرمایا۔ جہاں سیکڑوں کی تعداد میں آج بھی ان کے فیوض وبرکات اور علوم وفنون سے بہرہ ور ہورہے ہیں۔ وہیں اس فقیر نے بھی اکتساب فیض کیا اور علم کے کچھ چھینٹے اپنے خالی دامن میں بھر کر اپنے قلوب واذہان کو آشنائے علم بنایا۔

اور

وہ نفوس قدسیہ

جنہوں نے دنیا میں رہتے ہوئے اہل بیت سے محبت کی اور ان کی محبت میں ہی دنیا سے وفات پائی۔

مبلغہ وعالمہ سیدہ نازیہ قادری

تقریظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان کی رشد وہدایت میں صوفیائے کرام ومشائخ عظام کا نمایاں کردار رہا ہے۔ایک عام آدمی جب کبھی اپنے اسلاف کی سیرت وسوانح کو پڑھتا ہے تو اس کے اندر بھی عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اسی سانچے میں ڈھلنے کی کوشش کرتا ہے۔دور حاضر میں ایک عظیم دینی وروحانی شخصیت حضرت انوار المشائخ سید انوار اشرف عرف مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ کی ہے، جنہوں نے اپنے کردار وعمل کے مفید وکارآمد نقوش چھوڑے ہیں۔جنھیں محترمہ عالمہ فاضلہ سیدہ نازیہ قادری نے یکجا کیا ہے۔فقیر راقم الحروف نے دیکھا اور مسرور ہوا۔

مولیٰ تعالیٰ محترمہ کی کوشش کو قبول فرمائے اور انھیں فیضان شہید راہ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ سے مستفیض فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

احقر العباد
منظور احمد یار علوی
استاذ دار العلوم اہلسنت برکاتیہ، جوگیشوری، ممبئی
و
خطیب وامام درگاہ مسجد ورسوا، اندھیری، ممبئی

احوال واقعی

ایمان کا دارومدار عشق رسول ﷺ پر ہے۔حضور ﷺ سے محبت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے نسبت رکھنے والی ہر شئی سے محبت کرنا: جیسے قرآن مجید، سنت رسول ﷺ، اہل بیت اطہار، صحابۂ کرام، خلفائے راشدین، مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ اور ازواج مطہرات سے محبت کرنا۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ محبت رسول ﷺ ہی اصل ایمان ہے اس لئے کہ اگر اس میں کچھ کمی یا نقص رہ جائے تو پھر لاکھ ایمانیات کا دعویٰ کرلیا جائے سب بیکار ہے۔شاعر مشرق علامہ اقبال نے بڑی پتے کی بات کہی ہے:

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اگر اس میں ہو کچھ خامی تو ایماں نامکمل ہے

کیوں کہ جو حضور ﷺ کا محبوب ہے وہ اللہ کا محبوب ہے اور محبت رسول ﷺ کا عالم تو یہ ہے کہ جس سے تاریک دل روشن ہوجاتا ہے۔مردہ دلوں کو زندگی مل جاتی ہے۔ذوق وشوق کی دنیا آباد ہوجاتی ہے۔جہاں غفلت کی تاریکیاں پھیلی ہوئی ہوں وہاں تیرے محبوب پاک ﷺ کے ذکر پاک سے ایمان کی شمعیں فروزاں ہوجاتی ہیں۔

حضور علیہ السلام کی تو بات ہی نرالی ہے کہ جو بیماروں کے مسیحا ہیں۔بے بسوں کے بس بے کسوں کے کس، خستہ حالوں شکستہ دلوں خطاکاروں اور عصیاں شعاروں پر ان کا سحاب لطف وکرم ہے۔جب وہ برستا ہے تو اس کی ادا ہی نرالی ہوتی ہے۔

ائے سلطان حسینان جہاں ائے سرور ماہ مبین!
ایک مفلس وکنگال ومنگتا خالی جھولی تیرے حسن وجمال
کی خیرات لینے کے لئے حاضر ہے۔جس کے در رحمت پر
صدائیں لگانے والا فقیر نہ کبھی خالی لوٹا ہے نہ کبھی خالی لوٹے
گا نہ قیامت تک خالی لوٹایا جائے گا۔

اللہ جل شانہ کا بے پناہ شکر و احسان ہے کہ اس نے مجھے اس مجموعے کی تالیف کی توفیق عطا فرمائی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مفتی حافظ و قاری الحاج محمد شریف احمد صاحب قبلہ قادری خطیب و امام مسجد نور رابوڑی، تھانہ، کی دعاؤں کا صدقہ ہے اور استاذ محترم حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم، استاذ محترم حضرت مولانا سمیع اللہ صاحب، استاذ محترم حضرت مولانا احمد رضا صاحب استاذ محترم حضرت مولانا محرم صاحب و استانی محترمہ شہہ نما آپا، استانی محترمہ مہتاب اشرفی آپا استانی محترمہ عارفہ آپا، استانی محترمہ آصفہ آپا، استانی محترمہ شامدہ آپا، استانی محترمہ زرینہ آپا استانی محترمہ آمنہ آپا، استانی محترمہ رضویہ آپا، استانی محترمہ غوثیہ آپا، استانی محترمہ یاسمین آپا استانی محترمہ حسینہ آپا، استانی محترمہ افروز آپا، استانی محترمہ فاطمہ آپا، استانی محترمہ ریشما آپا استانی محترمہ شبانہ آپا، ان تمامی کی دعاؤں کا صدقہ ہے کہ یہ ناچیز یہاں تک پہونچی۔ ان تمامی کا مجھ پر احسان عظیم ہے کہ جنھوں نے اس ناچیز کو علم سکھایا بے شک یہ ناچیز اس لائق نہیں تھی مگر مجھے ان کے فیض نے اس قابل بنایا کہ یہ ناچیز تالیف کی سعادت سے بہرہ ور ہوئی۔

اس فقیر نے یہ کتاب اس لئے لکھی کیونکہ آج کی اس دنیا میں اہل بیت سے محبت کرنے والے بہت کم ہیں۔ یہ فقیر چاہتی ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے لوگوں کے دلوں میں اہل بیت کی سچی محبت پیدا ہو اور وہ ان کی تعظیم و تکریم کرنا سیکھ لیں۔ کیوں کہ موجودہ زمانے میں سادات کرام کا ادب و احترام نہیں کیا جاتا۔ سادات کرام کی نسل پاک حضور ﷺ سے جڑی ہوئی ہے۔

اے میرے مولیٰ! از راہ بندہ نوازی اسے قبول کر۔ اور اپنی اس حقیر بندی کے تہی دامن کو اپنے محبوب علیہ السلام کے سچے عشق اور پکی غلامی کی نعمت عظمیٰ سے مالا مال فرما۔

اللہ تعالیٰ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

درود مصطفیٰ ہی میری زندگی کا حاصل
شب و روز تجھ کو پکارا کروں میں

طالب غم مدینہ و طالب جنت البقیع

سیدہ نازیہ قادری

قصیدہ بردہ شریف

از علامہ شرف الدین بوصیری علیہ الرحمہ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً	عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
اَمِنْ تَذَكُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمِ	مَذَجْتَ دَمْعاً جَرٰی مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ	وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمِ
هُوالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ	لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحَمِ
فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهٗ	حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ
فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَ ضَرَّتَهَا	وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ
ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عَنْ عُمَرَ	وَعَنْ عَلِیٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْكَرَمِ
وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ	اَهْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ
نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ	اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَامِنْهُ وَلَانَعَمِ
جَآءَتْ لِدَعْوَتِهٖ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً	تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمِ
فَاغْفِرْ لَنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَائِهَا	سَائِلُكَ الْخَیْرُ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

درود غیبی امداد

مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں جب کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ ﷺ ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں۔ آپ ﷺ کی صورت اور سیرت کتنی اچھی ہے۔ آپ ﷺ جواب دیں گے۔ میں تیرا نبی ﷺ ہوں۔ اور یہ درود شریف جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ وہ پرچہ ہے جو سر انگشت کے برابر میزان پر رکھا ہے۔

دولت کا نسخہ

شرح احیاء علوم دین میں روایت ہے کہ کثرت سے رسول ﷺ پر درود پڑھنا فاقہ اور افلاس و غربت کو دور کرتا ہے۔ واقعی اگر کوئی عشاء کی نماز کے بعد ۳۱۳ مرتبہ بسم اللہ کے ساتھ درود پڑھے، جلد از جلد امیر ہو جائے گا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی درود پڑھتا ہے تو حضور اقدس ﷺ اس کے کاروبار کے متولی اور وکیل ہوں گے۔ حشر، حساب اور میزان میں تولنے کے وقت، پلصراط پر چلنے کے وقت، اس کے علاوہ سب گناہ بخشوا کر اس شخص کو جنت میں داخل کرائیں گے۔ انشاء اللہ۔ (ترتیب الصلوٰۃ)

سرور کونین ﷺ نے فرمایا کہ جس پر کوئی مصیبت آئے یا کوئی حاجت ہو یا تکلیف ہو اس کو چاہیئے کہ کثرت سے مجھ پر درود پڑھے کیونکہ زیادہ درود رنج و غم کو دور کرتا ہے اور رزق کو زیادہ کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ حریص ہوگا وہ مجھ سے قیامت کے دن سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

حضور اکرم ﷺ کے ایک اور صحابی حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی نقل ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ میرے اوپر روشن رات اور روشن دن میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔ اور میں تمہارے لئے دعاء اور استغفار کرتا ہوں۔ روشن رات، یعنی جمعہ کی رات اور جمعہ روشن دن۔ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ ہی کے دن پیدا ہوئے تھے۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ عظیم الشان نور ہوگا کہ اگر اس نور کو تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو انھیں کفایت دی جائے گی۔ (کنز العمال)

بلوغ المرات میں حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور حضور ﷺ پر درود کے ساتھ اسے ایسی خصوصیت حاصل ہے جو اور دنوں کو نہیں ہے۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن حضور اقدس ﷺ والد کی پشت سے والدۂ محترمہ کے پیٹ میں تشریف لائے تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ شب قدر سے افضل جمعہ کا دن ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجا تو اس کے سال کے گناہ برابر معاف کر دیئے جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرشتے روانہ فرماتا ہے۔ ان کے پاس سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں۔ وہ جمعرات کے دن اور جمعہ کی شب میں جو حضور پرنور ﷺ پر درود پڑھتا ہے اس کا نام لکھ لیتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جمعہ کے دن جو شخص رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو کوئی فرشتہ ایسا نہیں جو پڑھنے والے پر صلوٰۃ نہ بھیجے۔

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ
آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ**

درود کے ایک حرف کا بدلہ جنت

حضرت عبید اللہ ابن قدار رحمۃ اللہ علیہ عجیب واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا جو ایک دن انتقال کر گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کیا اے دوست! اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ بولا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور ایسے ایسے انعامات واکرام دیئے ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کانوں سے سنا نہ دماغ نے سوچا۔ عبید اللہ بن قدار رحمۃ اللہ نے کہا وہ کون سا عمل تھا جس کے بدلے میں تو بخشا گیا۔ کاتب نے کہا میرا معمول تھا کہ کتابت کرتے وقت جہاں کہیں بھی رسول ﷺ کا نام نامی آتا تو میں آپ کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی احترام اور اس درود کے بدلے میں یہ انعامات عطا فرمائے۔

**صلی اللہ علیک یارسول اللہ ﷺ
وسلم علیک یاحبیب اللہ ﷺ**

فرشتوں کے ساتھ نماز

حضرت ابوذر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ حضرت نے سبب پوچھا کہ یہ اعزاز کیسے حاصل ہوا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں جب کوئی حدیث لکھنے بیٹھتا اور سرکار دوعالم ﷺ کا نام آتا تو درود شریف فوراً لکھ لیتا تھا۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز و اکرام عطا فرمایا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا عَلیٰ حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ایک درود جس کا لامحدود ثواب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ ہمارے گھرانے پر درود بھیجے تو اسکا ثواب بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ وَاُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَاابْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا ابْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

روحانیت کا راز

حصن حصین کے مولف نے بیان کیا ہے کہ درود شریف کے فوائد بکثرت ہیں۔ اس جگہ سب کو درج کرنا ناممکن ہوگا۔ مختصراً یہ کہ قیامت کی تنگیوں، پریشانیوں سے درود شریف کی بدولت نجات حاصل ہوگی۔ دنیا میں بھی اور دین میں بھی۔ بار ہا اس کا تجربہ کیا گیا ہے۔ جب کوئی سخت سے سخت ترین پریشانی لاحق ہوئی تو وہ درود شریف ہی کی برکت سے زائل ہوئی۔

بزرگان دین تاکید کرتے ہیں کہ کم از کم یومیہ سو مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہیئے، اس سے قلب منور ہوتا ہے۔ جب کوئی ایک سو مرتبہ درود شریف کا ورد کرتا ہے تو وہ ولی کامل ہے۔

عشق اور عبادت

عشق اور عبادت میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔عبادت میں سجدہ اور عشق میں درود لازم و ملزوم ہیں۔عبادت میں جنت ملتی ہے اور عشق میں جمال الٰہی۔لیکن جنت بغیر جمال الٰہی کے بے معنی رنگ اور بے مزہ ہے۔عبادت کر کے جنت حاصل کرتے میں مزہ تو ہے لیکن درود پڑھ کر جمال الٰہی حاصل کرنے میں اصل کامیابی ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وازوجہ وسلم۔

جنت کی چابی

حضرت خالد ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا جب وقت وفات قریب آیا تب لوگوں نے ان کے سرہانے کاغذ کے ایک پرچے پر یہ مضمون لکھا ہوا پایا کہ:

"بَرَاءَ ةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَالِدِابْنِ کَثِیْرٍ" یعنی خالد ابن کثیر کو رحمۃ اللہ علیہ کو دوزخ سے نجات ہے۔

اس کاغذ کو دیکھتے ہی لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔سب کے سب فوراً ان کے گھر والوں کے پاس جمع ہو کر اس کا سبب دریافت کرنے لگے۔ہر ایک حیران تھا اور ہر ایک یہ راز سننے کے لئے بے قرار تھا۔گھر والوں سے معلوم ہوا کہ خالد ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ہر ایک جمعرات کو حضور اکرم ﷺ پر دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ان کا معمول تھا کہ رات کو دس ہزار مرتبہ:

(اللھم صل علیٰ محمدن النبی الامی وعلیٰ آلہ وسلم) پڑھ کر ادب واخلاص سے یہ تحفہ حضور اکرم ﷺ کو بھیجتے۔سبحان اللہ

اس درود شریف کو حضور اکرم ﷺ پر بھیجنے کا انعام ان کو دنیا ہی میں مل گیا۔آخرت تو آگے ہے جس میں جو انعام ملنے ہیں ان کو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔

التجا کرنی ہے محبوب خدا سے عبدل
زندگی ہے تو تحفہ میں دے دونگا اپنا دل

کئی مشائخ دین، اولیاء اور خداترس بزرگ ایسے بھی ہیں کہ جب وہ نماز میں التحیات پڑھنے بیٹھتے ہیں اور السلام علیك ایھا النبی کہتے تو آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے اس

کا باقاعدہ جواب وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته پاتے ہیں۔یہ سب درود شریف کی برکت ہے اور یہ مقام اس کے ورد سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔اللہ کے کئی مقرب بندے نماز کے بعد کا سارا وقت صرف درود شریف کے ورد میں گزار دیتے ہیں اور اس سے ہی سب کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بھی اس راز سے پردہ اٹھایا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اہل سلوک کے لئے درود شریف فتوح عظیمہ اور عطایائے شریفہ کا ذریعہ ہے۔مزید حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا یہ قول بھی مشہور ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مجھ کو خدا طاقت دیتا تو میں نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنے پر ہی اپنی کل عبادت کر لوں۔

حضور سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ہر وقت آپ درود پڑھا کروں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تیرے غموں کے لئے کافی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے ٹھنڈا پانی بھڑکتی ہوئی آگ کو۔(اصفہانی،شفا شریف)

دراصل درود شریف سے زیادہ آسان اور قبولیت کے درجے پر پہونچنے والی اور کوئی عبادت نہیں۔

ستر ہزار نیکیاں ستر ہزار دن

مزرع الحسنات میں درج ہے کہ اگر کوئی شخص اس درود شریف کو پڑھے تو ستر فرشتے ایک ہزار روز تک اس شخص کے اعمالنامہ میں نیکیاں لکھتے رہیں۔

(اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ کَمَاتُحِبُّ وَتَرْضَاهُ)

الٰہی! حضور اقدس ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تجھے محبوب اور پسند ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

اور

حوض کوثر پر باریابی

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"من صلی علی روح محمد فی الارواح وعلی جسده فی الاجساد وعلیٰ قبره فی القبور"

جو شخص یہ درود روح محمد ﷺ پر ارواح میں اور آپ ﷺ کے جسد اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر درود بھیجے گا وہ حضور ﷺ کو خواب میں اسی طرح دیکھے گا جس طرح قیامت میں دیکھے گا۔ حضور ﷺ اس کی سفارش فرمائیں گے اور آپ ﷺ کے حوض کوثر سے پانی پیئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو دوزخ پر حرام فرمادے گا۔ انشاء اللہ

(قول البدیع)

اللہ نے کردی حرام آتش دوزخ — جس کے ہو دل پہ لکھا نام محمد ﷺ

دس ہزرا کا ثواب

قرآن شریف کی تفسیر اور دینی علوم کی سب سے اعلیٰ اور مستند کتاب "تفسیر روح البیان" میں درج ہے کہ یہ درود بڑا ہی بابرکت اور گوناگوں رحمتوں سے لبریز ہے۔

بادشاہ محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس درود کو برابر پڑھا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس درود شریف کے طفیل ہر مہم میں کامیابی عطا فرمائی۔ اس درود شریف کو ایک مرتبہ پڑھنے سے دس ہزار کے برابر ثواب ملتا ہے۔ وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَكَرَّ الْجَدِيْدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَاَرْوَاحَ اَهْلِ بَيْتِهٖ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَثِيْرًا.

حضرت جبرئیل علیہ السلام کیسے اور کیوں پیدا ہوئے؟

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ایک ہزار بانیں اور چھ سو پر ہیں سر سے پاؤں تک زعفران جیسے بال ہیں۔ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان آفتاب ہے۔ ہر بال پر ایک ایک ستارہ مثل ماہتاب درخشاں ہے۔ ہر روز تین سو ساٹھ بار دریائے نور میں غوطہ لگاتے ہیں۔ جب دریائے نور سے غوطہ لگا کر نکلتے ہیں تو ہر پر سے قطرے ٹپکتے ہیں۔ ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہے گا۔

ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے پیدا کیا تو دس ہزار سال تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ میں کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور میں کیا کروں۔ دس ہزار برس کے بعد ندا آئی کہ اے جبرئیل! تب مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبرئیل ہے۔ میں نے فوراً جواب میں عرض کیا "**لبیک اللھم لبیک**" اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ میری تقدیس بیان کرو۔ میں دس ہزار برس رب کی تقدیس بیان کرتا رہا پھر حکم ہوا کہ میری بزرگی (کبریائی) بیان کرو، میں دس ہزار برس تک رب کی کبریائی بیان کرتا رہا اس کے بعد مجھ پر انوار عرش ظاہر ہوئے۔ عرش پر **لاالاہ الااللہ محمد رسول اللہ** لکھا ہوا دیکھا۔ میں نے دریافت کیا اے باری تعالیٰ "محمد" ﷺ کون ہیں؟ ارشاد ہوا اے جبرئیل! اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا۔ بلکہ نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، نہ چاند نہ سورج۔ اے جبرئیل! محمد ﷺ پر درود پڑھو چنانچہ دس ہزار برس تک حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھتا رہا۔ اب یہ راز ظاہر ہوا کہ حضرت جبرئیل کس کام کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔

درودتاج

اگرکوئی شخص زیارت جمال بے مثال رسول اللہ ﷺ کی آرزو دل وجان سے رکھتا ہوتو عروج ماہ شب جمعہ میں بعد فراغت نماز عشاء کے باوضو جامۂ پاک خوشبودار پہن کر ایک سو ستر بار اس درود شریف کو پڑھ کر سوجائے۔گیارہ شب اسی طرح پڑھے۔انشاءاللہ شرف زیارت بابرکت سے مشرف ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَامُحَمَّدٍصَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمْ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمْ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمْ سَیِّدِالْعَرَبِ وَالْعَجَمْ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌفِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمْ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِالدُّجٰی صَدْرِالْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی كَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمْ جَمِیْلِ الشِّیَمْ شَفِیْعِ الْاُمَمْ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمْ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ خَاتِمِ النَّبِیّٖنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِیْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّا لِكِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِیْنَ سَیِّدِالثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَافِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰینَاوَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٍمِّنْ نُوْرِاللّٰهِ یَااَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِجَمَالِهٖ صَلُّوْعَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْاتَسْلِیْماً۔

سات خاص الخاص جنتی درود

(۱) روایت ہے کہ ایک دن حضور پرنور ﷺ کی خدمت میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حاضر ہوئے تو ایک شخص نے آکر سلام کیا۔حضور اقدس ﷺ نے اس شخص کو اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔صحابۂ کرام اس قدر تعظیم وتوقیر پر تعجب کرنے لگے اور اس کا سبب دریافت کرنے لگے۔حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص مجھ پر ایسا درود بھیجتا ہے جو آج تک کسی نے نہیں بھیجا۔صحابہ کے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے وہ درود پڑھ کر سنایا۔
وہ درود شریف یہ تھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍفِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز صبح کو دس مرتبہ یہ درود پڑھتا ہے تو اس کی وجہ سے تمام مخلوق کے اعمال مثل ثواب حاصل کر لیتا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ كَمَایَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ كَمَااَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْهِ

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اس کے درود کا ثواب بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ كَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(۴) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے حوالہ سے ابومسعود رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانے سے ناپا جائے تو وہ اہل بیت پر درود شریف پڑھے اور اس طرح پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ صَلٰوتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزۡوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھۡلِ بَیۡتِہٖ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ایک جلیل القدر اور مشہور صحابی ہیں۔ آپ زیادہ سے زیادہ حدیث شریف حفظ کرتے تھے اور آپ سے بے شمار حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ دوسرے باکمال صحابی حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان دونوں سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے ۸۰ر مرتبہ درود پڑھے تو اس کے ۸۰ر برس کے گناہ معاف ہوں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمۡ تَسۡلِیۡماً۔

(۶) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بڑے زبردست عالم اور محدث اور مشہور ولی اللہ گزرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ان پر خاص انعام و اکرام تھا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں میں سے تھے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ جو شخص چاہے کہ رسول اکرم ﷺ کے ''حوض کوثر'' سے بھرپور پیالہ پیئے تو وہ درود شریف پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَوۡلَادِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَاَصۡھَادِہٖ وَاَنۡصَارِہٖ وَاَشۡیَاعِہٖ وَمُحِبِّیۡہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیۡنَا مَعَھُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ یَااَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ۔

(۷) حضرت ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث شریف نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سات جمعہ (ہر جمعرات کو) سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا۔ اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوۡنُ لَکَ رِضاً وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعۡطِہِ الۡوَسِیۡلَۃَ وَالۡمَقَامَ الۡمَحۡمُوۡدَ الَّذِیۡ وَعَدۡتَّہٗ وَاجۡزِہٖ عَنَّا مَاھُوَ اَھۡلُہٗ وَاجۡزِہٖ عَنَّا اَفۡضَلَ مَاجَزَیۡتَ نَبِیّاً عَنۡ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیۡعِ اِخۡوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیۡنَ وَالصّٰلِحِیۡنَ . یَااَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبۡدِکَ وَرَسُوۡلِکَ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ بِعَدَدِ اَنۡفَاسِ الۡخَلَائِقِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ خَلۡقِ اللّٰہِ۔

پرہیز

اِنَّ اَوۡلَی النَّاسِ بِیۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ اَکۡثَرُھُمۡ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔

بیشک قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے۔

حضور ﷺ پر ہر لمحہ، ہر وقت درود شریف کثرت سے پڑھنا باعث نجات اور پاکی ہے۔

لیکن سات اوقات ایسے ہیں جن میں حضور ﷺ پر درود پڑھنا مکروہ ہے۔

(۱) پاخانہ پیشاب کے وقت (۲) مباشرت کے وقت (۳) ٹھوکر کھانے کے وقت
(۴) کسی چیز کو کاٹتے یا ذبح کرتے وقت (۵) چھینک آتے وقت (۶) تعجب کے وقت
(۷) بدبو والی جگہ سے گزرتے وقت

ان سات اوقات کے علاوہ چوبیس گھنٹوں میں ہر سانس میں محسن اعظم سید البشر رحمۃ للعالمین حضور پرنور ﷺ پر درود شریف پڑھا جائے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ''بے شک قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہے''۔

دین اور دنیا میں مکمل کامیابی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّ سَلاماً عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہُ ﷺ۔

یہ عجیب نسخہ ہے۔ نسخۂ کیمیا ہے۔ سبحان اللہ۔

بعد نماز، فجر، ظہر یا عصر جمعہ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے یا کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرکے دست بستہ کھڑے ہوکر اکیلے یا مجمع کے ساتھ جیسا بھی، مسجد میں یا گھر میں، خاص طور پر عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔ جتنا ہوسکے، دس بار، تیرہ بار، پندرہ بار یا سو بار، کوئی قید نہیں۔ گیارہ بھی افضل ہے۔

سرکاردوعالم ﷺ کی زیارت کا طریقہ

(۱) ''جذب القلوب'' میں ہے کہ جو شخص پاکی اور طہارت کے ساتھ اس درود شریف کو ہمیشہ کم از کم ۳۱۳ مرتبہ پڑھا کرے گا حق تعالیٰ عزوجل خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ.

(۲) ''مفاخر الاسلام'' میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز ہزار بار اس درود شریف کو پڑھے تو سرور کونین ﷺ کی زیارت پاک سے مشرف ہوگا یا جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔ کم از پانچ جمعہ تک یہ عمل کرے تو انشاءاللہ کامیابی حاصل ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

(۳) ''جامع التفاسیر'' میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کی شب کو دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) اس کے بعد گیارہ مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سو بار یہ درود شریف پڑھے تو انشاءاللہ تین جمعہ تک حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ.

(۴) جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز ادا کرے، ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد پچیس مرتبہ قل ھو اللہ شریف پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے تو انشاءاللہ زیارت رسول ﷺ نصیب ہو جائے گی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ
موت آئی اور لے گئی سنکڑوں کو لحد میں
یا خدا بس میں مروں تیرے نبی کے شہر میں

فوائد و برکات

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّ سَلامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ.

اس درود شریف کے جو فائدے اور برکتیں احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں وہ ذرا ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(۲) اس پر دو ہزار مرتبہ اپنا سلام بھیجتا ہے (سبحان اللہ)

(۳) پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔

(۴) اس کے چار ہزار گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۵) پانچ ہزار درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

(۶) اس کے ماتھے پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص منافق نہیں ہے۔

(۷) اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔

(۸) اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ مقام عطا ہوگا۔

(۹) جب تک درود میں مشغول رہے گا اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ اس کی تین سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ۲۱۰/آخرت میں ۹۰/دنیا میں۔

(۱۱) اس کے دین میں زبردست ترقی ہوگی۔ (۱۲) اولاد میں برکت ہوگی۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ اس کو محبوب بنائے گا۔ (۱۴) دل میں اس کی محبت رکھے گا۔

(۱۵) ایمان پر اس کا خاتمہ ہوگا۔ (۱۶) قبر و حشر میں پناہ میں رہے گا۔

(۱۷) قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔ (۱۸) حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی

(۱۹) حضور پرنور سرکار مصطفیٰ ﷺ قیامت کے روز اس کے گواہ ہوں گے۔

(۲۰) میزان میں اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ (۲۱) قیامت کی پیاس سے محفوظ رہے گا۔

(۲۲) حوض کوثر پر حاضری نصیب ہوگی۔ (۲۳) پل صراط پر آسانی سے گزر جائیگا۔

(۲۴) قیامت میں اس کے لئے نور ہوگا۔ (۲۵) رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہوگا۔

(۲۶) قیامت میں حضور پرنور سرکار مصطفیٰ ﷺ اس کے ساتھ مصافحہ فرمائیں گے۔

(۲۷) سب سے اعلیٰ اعزاز اس کا ہوگا کہ فرشتے پڑھنے والے اور اس کے باپ کا نام لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کریں گے یا رسول اللہ ﷺ فلاں ابن فلاں آپ مقدس بارگاہ میں درود وسلام عرض کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہر مرتبہ اس کے جواب میں ارشاد فرمائیں گے کہ فلاں ابن فلاں پر میری طرف سے سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں۔ (سبحان اللہ)

(۲۸) اللہ اس شخص سے راضی رہے گا۔

ہدایت:۔ ہم چاہے کتنے ہی پاکدامن ہوں، کتنے ہی نیک نیت اور شریعت کے پابند ہوں، لیکن ہمارا فرض بنتا ہے کہ اپنی بیویوں کو بھی اس بات کا حکم دیں کہ وہ ہر جمعہ کو درود شریف اس طرح پڑھیں جس طرح اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ کیوں کہ ہمارا جب بیویوں پر حق ہے تو ان کا بھی ہمارے اوپر حق ہے۔

جس گھر میں جمعہ کے دن یہ درود پڑھا جائے گا انشاء اللہ اس گھر میں رحمتیں ہی رحمتیں برسنے لگیں گی۔ ہم اپنی بیویوں کے متعلق بھی جوابدہ ہیں۔ ہم کو ہدایت ضرور کرنا چاہیئے کہ از کم پانچ منٹ نکال کر جمعہ کے دن اس کا ورد ضرور کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں ہم سب کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

حضور سیدنا غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کا درود

یہ وہ درود پاک ہے جس پر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے اوراد وظائف کو ختم کیا ہے۔

''مطالع المسرات'' میں مذکور ہے کہ اکابر اولیاء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر روز صبح وشام اس درود شریف کو دس بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قرب وحضوری عطا فرمائے گا اور اس آدمی پر بے حساب رحمتوں کا نزول ہوگا اور وہ ہر برائی سے محفوظ رہے گا۔ اس کی برکت سے ہر مشکل غیب سے آسان ہوجائے گی۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَرَحْمَةٍ لِلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَمَنْ مَّضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَدَ وَتُحِيْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوةً لَاغَايَةَ وَلَامُنْتَهٰى وَلَاانْقِضَاءَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْماً مِثْلَ ذَالِكَ.

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً   عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات کو دو رکعت نماز پڑھے، ہر ایک رکعت میں الحمد شریف پھر آیۃ الکرسی اور ۱۵ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، پھر نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے تو انشاء اللہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک وہ شخص اپنے نبی ﷺ کو خواب میں دیدار کرے گا۔ (اللهم صل على محمدوآل محمدن النبى الامى)

جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد میں پڑھے گا وہ حضور ﷺ کی خواب میں زیارت کرے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَااَمَرْتَنَااَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَاَهْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ.

درود شریف کے متعلق چالیس احادیث مبارکہ

(۱) جو چاہتا ہے کہ اس کے اعمال بڑے ترازو میں تولے جائیں تو اس کو چاہیئے کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرے۔

(۲) مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے۔

(۳) مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ قبر میں تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(۴) قیامت کے دن اس کے خطرات سے زیادہ سے زیادہ سے محفوظ دنیا میں درود پڑھنے والا ہوگا۔

(۵) کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

(۶) جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے۔

(۷) جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا، اس کی دس خطائیں معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔

(۸) جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

(۹) جو شخص مجھ پر درود کسی کتاب میں بھیجے (لکھے) فرشتے ہمیشہ اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔

(۱۰) مجھ پر درود شریف پڑھنا قیامت میں نور ہے۔

(۱۱) جو شخص صبح کو دس بار اور شام کو دس بار درود پڑھے گا قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگی۔

(۱۲) جو کوئی مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی۔

(۱۳) تم جہاں کہیں بھی رہو مجھ پر درود پڑھتے رہو۔ بے شک تمہارا درود مجھ کو پہونچتا رہتا ہے۔

(۱۴) مجھ پر ایک بار درود پڑھنا ایسا ہے جیسے راہ خدا میں ایک غلام آزاد کرانا۔

(۱۵) مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ تمہارے لئے موجب پاکی ہے۔

(۱۶) جب کسی کو مشکل پیش آئے تو اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود کی کثرت کرے۔

(۱۷) مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو اس لئے کہ یہ تمہارے لئے فلاح کا ذریعہ ہے۔

(۱۸) جب کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو انشاء اللہ یاد آجائے گی۔

(۱۹) جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیوں کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(۲۰) جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ تک پہونچ جاتا ہے اور میں اس کے بدلہ اس پر درود بھیجتا ہوں۔

(۲۱) جو شخص میرے اور میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں۔

(۲۲) مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ درود تمہارے لئے زکوٰۃ کے حکم میں ہے یعنی صدقہ ہے۔

(۲۳) مجھ پر درود بھیجنا تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے۔

(۲۴) مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہارے لئے دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے۔

(۲۵) مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارے لئے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۲۶) اول اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرو پھر مجھ پر درود بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ نیز دعا کے اول وآخر میں درود بھیجنا مستحب ہے۔

(۲۷) جب تک کوئی مجھ پر درود بھیجتا رہے گا، فرشتے اس آدمی پر درود پڑھتے رہیں گے۔

(۲۸) جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے دن شہداء کے ساتھ مقام عطا فرمائے گا۔

(۲۹) جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کے درود میں خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

(۳۰) جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔

(۳۱) جو مجھ پر جمعہ کی رات سو مرتبہ درود پڑھے گا تو وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

(۳۲) جو مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس دن اور اس رات کے اندر اس کے گناہ معاف کردے گا۔

(۳۳) جس شخص کے سامنے میرا ذکر آئے اور پھر اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ جنت کے راستے سے بے راہ کردیا گیا۔

(۳۴) مجھ پر خوب اچھی طرح درود پڑھو کیونکہ تم مجھ پر اپنے اسماء اور علامتوں کے ساتھ پیش کئے جاؤ گے۔

(۳۵) جس کے لئے یہ خوشی کا باعث ہو کہ روز قیامت اللہ تبارک وتعالیٰ سے خوشی خوشی ملاقات کرے تو وہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھے۔

(۳۶) فرائض کو پوری طرح ادا کرو۔ یہ بیس مرتبہ جہاد سے افضل ہے اور مجھ پر درود پڑھنا ان تمام امور کے برابر ہے۔

(۳۷) جمعہ کے دن جس نے مجھ پر درود پڑھا تو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ عظیم الشان نور ہوگا۔ جو تمام مخلوق میں تقسیم کیا جائے تو انھیں کافی ہوگا۔

(۳۸) جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے دن سو مرتبہ درود پڑھا تو اس کے برابر ۲ر سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۳۹) جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود مجھ تک پہونچایا جاتا ہے۔

(۴۰) جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اللہ کے ذکر اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے سے پہلے منتشر ہو جائیں تو یہ انجام بد اور حسرت کا مقام ہوگا۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و الہ وسلم

دعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَااَللّٰہُ یَااَحَدُیَاوَاحِدُیَامَوْجُوْدُیَاجَوَّادُیَابَاسِطُ یَاکَرِیْمُ یَاوَھَّابُ یَاذَالطَّوْلِ یَاغَنِیُّ یَامُغْنِیْ یَا فَتَّاحُ یَارَزَّاقُ یَاعَلِیْمُ یَاحَکِیْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَالْجَلَالَ وَالْاِکْرَامِ یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ نَفِّحْنِیْ مِنْکَ بِنَفْحَۃِ خَیْرٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَاعَمَّنْ سِوَاکَ اَنْ تَسْتَفْتِحُوْافَقَدْ جَائَکُمُ الْفَتْحُ اِنَّا فَتَحْنَالَکَ فَتْحًامُّبِیْنًانَصْرٌمِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ. اَللّٰھُمَّ یَاغَنِیُّ یَاحَمِیْدُ یَامُبْدِئُ یَامُعِیْدُ یَاوَدُوْدُ یَاذَالْعَرْشِ الْمَجِیْدِ یَافَعَّالٌ لِّمَایُرِیْدُ اِکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَاحْفَظْنِیْ بِمَاحَفِظْتَ بِہِ الذِّکْرَ وَانْصُرْنِیْ بِمَا نَصَرْتَ بِہِ الرُّسُلَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

سبحان ربک رب العزۃ عمایصفون وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین.

اسناد دعائے ایام بیض مکرم

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اس مبارک دعا کو پڑھے گا یا اپنے نزدیک رکھے اللہ تعالیٰ اس بندہ کو آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔

اس دعا کی عظمت رب قدیر کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہاں اس کے بتانے سے اس کے رسول ﷺ اور مقرب بندوں کو معلوم ہے۔ جو اس دعا کو اپنی عمر میں ایک مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔ جب وہ قیامت کے روز قبر سے اٹھے گا اس کی صورت چودھویں چاند کی مانند روشن ہوگی اولین و آخرین کو بہت عجیب معلوم ہوگا کہ اس بندے نے کون سی ایسی نیکی کی ہے جس سے اس کو یہ مقام ملا ہے۔ ایک دوسرے پوچھیں گے کہ کون ہے؟ پیغمبر ہے یا ولی؟ آواز آئے گی کہ نہ تو یہ ولی ہے اور نہ ہی پیغمبر۔ یہ نبی آخر الزماں ﷺ کی امت سے ہے۔ اس بندہ نے اپنی عمر میں ایک بار اس دعا کو پڑھا ہے۔

اس دعا کو اپنی زندگی میں ۱۵ر مرتبہ پڑھنے والا جب اپنی قبر سے اٹھے گا تو سرخ یاقوت کی زین والے براق پر سوار ہوکر قیامت کے میدان میں جائے گا۔ آواز آئے گی کہ اس بندہ نے اس دعا کو اپنی عمر میں ۱۵ر مرتبہ پڑھا ہے۔ اس دعا کو پڑھنے والا عذاب قبر میں گرفتار نہ ہوگا۔ اور دوسرے عذاب سے بھی امن میں رہے گا۔

جو شخص اس دعا کو جمعہ کی رات میں ۵ر مرتبہ پڑھے اور اس کا ثواب رسول اللہ ﷺ کو بخش دے تو خواب میں اس کو آپ ﷺ کا دیدار نصیب ہو۔ کوئی غم میں مبتلا ہو اور اس دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ غم کو دور فرمادے اور بھوکا و پیاسا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے بھوک و پیاس ختم کردے اور جو حاجت چاہے پوری ہو۔

اگر کسی کی چوری ہو جائے، چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے دس بار قل ھو اللہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سجدے میں رکھ کر یہ دعا پڑھے تو انشاء اللہ اس کی گئی ہوئی چیز اس کو واپس عطا فرمادے گا۔

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ جو شخص نیک اور اچھا روزگار چاہتا ہے تو اس دعا کو ہمیشہ پڑھے۔ رب کے فضل سے تنگی دور ہو جائے گی۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی چیز اس دعا سے بہتر نہیں۔ جو شخص اچھے اعتقاد سے اس دعا کو پڑھے اور پاؤں زمین پر رکھے تو عجب نہیں کہ اس سے زمین ہلے''

دعاء ایام بیض مکرم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی بِحَقِّکَ یَااَللّٰهُ یَارَحْمٰنُ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی یَارَحِیْمُ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًارَّحِیْمًا. یَامَالِکُ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ. یَاقَهَّارُ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یَاقُدُّوْسُ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ یَاسَلَامُ اَلسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ یَامُهَیْمِنُ اَلْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ یَاجَبَّارُ اَلْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ یَاعَزِیْزُ وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا. یَاخَالِقُ فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ. یَابَارِئُ اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ یَامُصَوِّرُ هُوَالَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَالْعَزِیْزُالْحَکِیْمُ. یَااَوَّلُ یَاآخِرُ هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ یَاظَاهِرُ یَا بَاطِنُ اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ یَاشَکُوْرُ اِنَّ رَبَّنَالَغَفُوْرٌشَکُوْرٌ یَاغَفُوْرُ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًارَّحِیْمًا. یَاوَدُوْدُ وَهُوَ الْغَفُوْرُالْوَدُوْدُ یَاقَاهِرُ وَهُوَالْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ یَاحَلِیْمُ وَاللّٰهُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ یَاخَلَّاقُ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِیْمُ یَانُوْرُاَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَابَاسِطُ اِنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ یَاقَآئِمُ قَآئِمًابِالْقِسْطِ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَالْعَزِیْزُالْحَکِیْمُ یَاحَیُّ اَللّٰهُ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ یَاسَمِیْعُ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. یَابَصِیْرُ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ یَاعَلِیُّ وَهُوَالْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ. یَاحَکِیْمُ وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًاحَکِیْمًا. یَاقَادِرُقُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًایَارَحِیْمُ اِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَحِیْمٌ یَالَطِیْفُ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَایَشَاءُ یَا خَبِیْرُ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا. یَاقَرِیْبُ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ یَابَاعِثُ اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ

فِی الْقُبُوْرِ یَارَازِقُ وَهُوَخَیْرُالرَّازِقِیْنَ. یَاوَارِثُ وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاقَوِیُّ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ یَاشَهِیْدُ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ. یَامُبْدِئُ اِنَّهٗ هُوَیُبْدِئُ وَیُعِیْدُ. یَاتَوَّابُ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَکِیْمٌ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاوَهَّابُ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ یَاجَمِیْلُ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا. یَاوَکِیْلُ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا. یَاکَافِیُ وَکَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ یَاوَلِیُّ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ یَارَبُّ فَتَبَارَکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ یَاغَنِیُّ وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ یَامُحْسِنُ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ یَاقَدِیْرُوَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَامُفَضِّلُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ. وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ وَیَهْدِیَکَ صِرَاطًامُّسْتَقِیْمًا. یَامُعِزُّ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ یَامُذِلُّ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ یَا رَفِیْعُ رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ ذُوالْعَرْشِ یَاشَفِیْعُ مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّابِاِذْنِهٖ. یَا کَبِیْرُاِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیًّاکَبِیْرًا. یَاحَقُّ فَتَعَالَی اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ یَابَرُّاِنَّهٗ هُوَالْبَرُّ الرَّحِیْمُ. یَاوَتْرُ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ یَا غَفَّارُاِنَّهٗ کَانَ غَفَّارًایُّرْسِلُ السَّمَاءَ یَاغَافِرُ وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ. یَاحَمِیْدُ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ. یَامَنَّانُ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ هَدَاکُمْ لِلْاِیْمَانِ یَابَاقِیُ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَااَحَدُقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ. یَامَتِیْنُ اِنَّ اللّٰهَ هُوَالرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ یَاهَادِیُ اِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ یَافَتَّاحُ هُوَالْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ. یَارَقِیْبُ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًایَامُحِیْطُ وَاللّٰهُ بِمَاتَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ. یَاقَاضِیُ وَاللّٰهُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ یَاصَمَدُ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ یَاحَسِیْبُ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا. یَانَصِیْرُنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ. یَاوَاسِعُ وَکَانَ اللّٰهُ وَاسِعًاحَکِیْمًا. یَامُتَعَالُ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُالْمُتَعَالُ یَامَنْ لَّمْ یَلِدْوَلَمْ یُوْلَدْوَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًااَحَدٌ.

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍوَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ. وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. یَاوَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ مَسِّکْنَابِالْاِسْلَامِ وَثَبِّتْنَا عَلَی الْاِیْمَانِ حَتّٰی نَلْقَاکَ بِهٖ وَاَنْتَ عَنَّارَاضٍ غَیْرَغَضْبَانِ یَااَللّٰهُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کَمَاهُوَ اَهْلُهٗ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَابَعْدَالْمَوْتِ.

کلمۂ شہادت کی فضیلت

(۱) جس قدر ممکن ہو (چلتے پھرتے) یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

جو شخص (صدق دل سے) اس کلمۂ شہادت کو پڑھے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا اور عمل کرے گا) تو اللہ اس کو دوزخ پر حرام فرمادے گا۔

(۲) یا کلمۂ شہادت پڑھا کرے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

ف! ''کاغذ کے پرچہ والی'' مشہور حدیث میں آیا ہے کہ وہ پرچہ جس پر اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، لکھا ہوگا وہ ان ننانوے دفتروں (اعمالناموں) پر جن میں سے ہر دفتر حد نظر تک دراز ہوگا، بھاری ہوجائے گا (وزن بڑھ جائیگا)۔

(۳) یا یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ.

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

''جو شخص یہ (مذکورہ بالا) شہادت دے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ سے وہ داخل ہونا چاہے گا داخل فرمادے گا۔

(۴) یا یہ کلمۂ شہادت پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ.

ف! حدیث شریف میں ہے کہ:

''جو شخص یہ شہادت دے گا (اور اس پر عمل کرے گا) اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اس کے عمل کچھ بھی ہوں۔ یا (یہ فرمایا کہ) جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ سے وہ (داخل ہونا) چاہے (داخل کردیا جائے گا)۔

(۵) یا یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ.

(۶) اور یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.

کسی بھی رنج وغم اور مصیبت کے وقت کی دعا

(الف) کسی بھی رنج وغم اور مصیبت کے وقت یہ پڑھے اور دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَذِهَابَ هَمِّيْ.

جو بھی اللہ کا بندہ کسی مصیبت یا رنج میں گرفتار ہوا اور وہ مذکورہ بالا دعا پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مصیبت اور رنج کو دور فرمادے گا اور اس کو مسرت وشادمانی سے بدل دے گا۔

(ب) جو شخص کسی بھی رنج وغم، اضطراب وپریشانی میں گرفتار ہو یا کوئی پریشان کن مشکل میں گرفتار ہوجائے تو اس کو یہ دعا پڑھنا چاہیئے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.

نماز حاجت کا طریقہ اور دعا

جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی خاص حاجت یا اس کے کسی بندے سے کوئی خاص کام پیش آ جائے تو اس کو چاہیئے کہ خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت (اپنی حاجت کی نیت سے) نماز حاجت پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے اور رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجے (یعنی درود شریف پڑھے) اس کے بعد یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٌ نَبِیُّ الرَّحْمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ.

جب بارش کی زیادتی سے نقصان کا اندیشہ ہو

جب بارش بہت زیادہ ہو جائے اور اس سے نقصان ہو رہا ہو یا نقصان کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَاعَلَیْنَا. اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَةِ وَمَنَابَتِ الشَّجَرِ.

آئینہ دیکھنے کے وقت کی دعا

جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَاشَانَ مِنْ غَیْرِیْ.

بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت

(۱) جب بادلوں کے گرجنے اور بجلی کڑکنے کی (خوفناک) آواز سنے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَاتَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَاتُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ.

(۲) اور یہ آیت کریمہ پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ وَالْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ.

آندھی اور طوفان کے وقت کی دعا

جب طوفان و آندھی آئے تو اس کی طرف منہ کر کے دو زانو بیٹھ کر اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَافِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَافِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ.

شہادت کا یا مدینہ میں وفات پانے کا شوق اور دعا

صدق دل اور سچے شوق سے یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ.

جو شخص صدق دل سے اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی دعا مانگے گا وہ اگر چہ بستر پر پڑ کر مرے اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں پر پہونچا دے گا۔

نیز حدیث شریف میں آیا ہے:

جو شخص صدق دل سے شہادت کا طلبگار رہوگا اس کو شہادت کا درجہ دیا جائے گا۔ اگر چہ بظاہر شہادت میسر نہ آئے۔

دعا

نوٹ:۔ سب سے پہلے ایک دفعہ درود شریف پڑھیں اور پھر یہ دعا کریں۔

اے رحمان! اے رحیم! ہم گنہگار ہیں رحم فرما۔ اے احکم الحاکمین! ہم خطا کار ہیں درگذر فرما۔ اے احسن الخالقین! ہم مجرم ہیں معاف فرما۔ اے اللہ! ہم روسیاہ ہیں کس منہ سے التجا کریں۔ اے قدوس! ہماری زبانیں گندی ہیں کس زبان سے فریاد کریں۔ اے سمیع وبصیر! ہم کو نہ دیکھ، ہمارے اعمال کو نہ دیکھ، ہمارے افعال کو نہ جانچ، بلکہ تو دیکھ اپنے کرم کو کہ تو بڑا کریم ہے۔ اے پروردگا! نظر ڈال اپنے رحم پر کہ تو رحیم ہے۔ اے غفور رحیم! گنہگار بندے، نادم، شرمسار، تیری حضور حاضر ہوئے ہیں۔ اے مالک الملک! ہماری زبانیں گندی، ہماری آنکھیں اندھی ہمارے دل کھوٹے، ہمارے منہ جھوٹے، تیری ذات ارفع، تیری شان اعلیٰ، تیرا کام کرم کرنا، تیرا شیوہ رحم کھانا، اے قادر مطلق! دکھا اپنی قدرت کے کرشمے۔ اے مجیب الدعوات! ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔ اے کریم! ظاہر کر اپنی شان کریمی۔

اے لطیف الخبیر! ہماری التجاؤں کو سن لے۔ اے رب العالمین! ہمارے دلوں کو اطمینان اور ہمت دے۔ جسم کو طاقت اور صحت دے۔ آنکھوں میں حقیقی روشنی دے۔ دعاؤں میں اثر دے، التجاؤں کو قبولیت دے، آپس میں اتفاق اور محبت دے۔ اسلام کو ترقی دے، رزق میں برکت دے، حوصلہ میں جرأت دے، بچوں کو صحت اور عافیت والی زندگی دے، عزیزوں کو خوشی دے۔ تمام سنی مسلمانوں کو آسیب روزگار، آفات وبلیات سے محفوظ و مامون فرما۔

اے مشکل کشا! عبادت کی توفیق دے، بیماروں کے صحت وتندرستی دے، تکلیفوں کو آسان کر، مقاصد کی تکمیل کر، آفات کی تسہیل، زندوں کو خوشحال کر، مرمنے والوں کی مغفرت فرما۔ الٰہی! سب کی خیر ہو، دوست ہو یا دشمن، اپنے ہوں یا غیر، چھوٹے یا بڑے۔ الٰہی سب کی مرادوں کو پورا فرما۔ اے مجیب الدعوات بچوں کی فریاد سن جو تیرے دربار میں اپنے معصوم ہاتھ پھیلائے دعائیں مانگتے ہیں، ان کی دعاؤں کو قبول فرما، ان کی عمروں میں برکت دے،

مقدر میں اقبال دے، دولت میں خوش حال کر، علم سے مالا مال کر، عامل قرآن وسنت بنا، عاشق رسول اللہ ﷺ بنا اور سنت کا پابند بنا۔

اے اللہ! ہم سب کو عبادت کی توفیق عطا فرما، کلمہ کی عظمت دے، نماز کی محبت دے، علم کا شوق دے، ذکر کی رغبت دے، محبت اسلام و مسلمین دے، خلوص نیت دے، دین کو فروغ دے، لہو ولعب اور لایعنی باتوں سے نفرت دے، ایمان کی حلاوت دے۔

اے ہمارے خالق و مالک! ہم سب کے ارمانوں کو پورا فرما، اسلام کا بول بالا فرما، ایمان پر خاتمہ فرما، خاتمہ سے پہلے تیرے حبیب ﷺ کے روزے کی زیارت عطا فرما، مذہب ومسلک پر سختی سے عمل کی توفیق عطا فرما، پیشانیوں میں سجدے کی تڑپ عطا فرما، تیرے محبوب بندوں کی محبت عطا فرما، والدین کی محبت اور ان کی خدمت کا جذبۂ وافر عطا فرما، بدمذہبوں سے دور ونفور فرما، عقل سلیم عطا فرما، سرکار ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی توفیق عطا فرما۔

اے پروردگار! دجال کے فتنہ سے، موت کی سختی سے، قبر کے عذاب سے، قیامت کی ہولنا کی سے، جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ اے رب العالمین! پل صراط کا راستہ آسان فرما، نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب فرما، جنت الفردوس عطا فرما، اپنا دیدار نصیب فرما۔ ان دعاؤں کو اپنے حبیب ﷺ کی نعلین پاک کے صدقے میں قبول فرما۔

آمین آمین یا رب العالمین بجاہ سیدالمرسلین

علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم.

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا

محمدوآلہ واصحابہ اجمعین.

برائے ایصال ثواب

(۱) مولانا مہر علی قادری مرحوم

(۲) ریاست علی مرحوم

(۳) سید محمد حسن علی مرحوم

(۴) سید شبیر حسن علی مرحوم

طالب دعاء

(۱) سید محمد سلیم باپو میاں

(۲) سیدہ فریدہ محمد حنیف

(۳) سید لیاقت حسن علی

(۴) سیدہ یاسمین

(۵) بدر النساء

(۶) زینب خاتون

صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ائے اشرف زمانہ زمانے مدد نما   درہائے بستہ راز کلید کرم کشا

یاسید اشرف جہانگیر رضی اللہ عنہ   دست من زار و ناتواں گیر

ائے جہانگیر رضی اللہ عنہ پیرائے مخدوم

نہ رود از درت کسے محروم

بہراولاد خویش ائے اشرف رضی اللہ عنہ   حاکم وقت را بکن محروم

امداد کن امداد کن از رنج وغم آزاد کن   دردین ودنیا شاد کن یاغوث اعظم دستگیر

بگرداب بلا افتادہ کشتی

ضعیفان و شکستہ را تو پشتی

بحق خواجۂ عثمان ہارونی

مدد کن یا معین الدین چشتی

عظیم المرتبت و ذی وقار کا دامن   نصیب ہے بڑے با اختیار کا دامن

ہمیں حوادث دوراں ستا نہیں سکتے   ہمارے سر پر ہے قطب المدار کا دامن

دم مدار بیڑا پار دم مدار بیڑا پار   اللہ محمد مدار دم مدار بیڑا پار

مولیٰ علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجئے

ہوں اسیر رنج وغم مجھ کو رہائی دیجئے

فضائل اہل بیت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشادفرماتا ہے:

"انمایریداللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا"

(سورہ احزاب)

ترجمہ: یہی چاہتا ہے اللہ کہ دور کردے تم سے نجاست کوائے نبی ﷺ کے گھر والو اور پاک کردے تم کوخوب پاک کرنا۔

حدیث نبوی ﷺ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی میں دروازہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھی اور گھر میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی وفاطمہ اورحسن و حسین رضی اللہ عنہم تھے، حضور ﷺ نے ان کوچادراوڑھایا اور فرمایا:

"اے پروردگار یہ میری اہل بیت اور میرے مددگار ہیں ان سے نجاست کودور کراوران کو خوب پاک فرما، پس میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں بھی ان کے ساتھ ہوں، فرمایا تم بہتری پر ہو"۔ (مسلم، ترمذی، بیہقی)

پھراہل بیت کا یہ نورانی قافلہ توحید خداوندی کی ایک روشن دلیل بن کرعیسائیوں کے مقابلہ میں روانہ ہوا۔تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب میں دعا کروں توتم آمین کہنا۔اور پھر جب خاندان نبوت ﷺ کے اس مقدس گھرانے اوراہل بیت کے اس پاک قافلے کوعیسائیوں کے سرداراسقف نے آتے ہوئے دیکھاتو پکاراٹھا:

"یامعشر النصاری انی لاری وجوھا لوسألواللہ ان یزیل جبلا من مکانہ لزالہ

ولایبقیٰ علی الارض نصرانیاالی یوم القیامۃ"

ترجمہ: اے عیسائیو!تحقیق میں ایسی نورانی صورتیں دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ رب کی بارگاہ میں دعا کردیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا،اوراگرانھوں نے بددعا کردی تو پھر قیامت تک کوئی بھی عیسائی زمین پر باقی نہیں رہے گا۔

اور پھرنجران کے عیسائی اہل بیت کی نورانی صورتیں دیکھ کرہی میدان سے بھاگ گئے۔

یہی وہ گھرانہ ہے جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے گندگی اور کثافت کودور فرمادیا ہے۔پھرایسی مقدس ہستیوں سے کسی غیرشرعی فعل کاارتکاب،اسلام کے خلاف کوئی اقدام،حق وصداقت کی خلاف ورزی اورکسی گناہ کا سوال ہی پیدانہیں ہوتا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اورفرمایا:

" اناتارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدی والنوروالثانی اھل بیتی "

اے مسلمانو!میں تمہارے درمیان دوبڑی ہی عمدہ چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک اللہ کی کتاب قرآن مقدس کہ اس میں ہدایت بھی ہے اورنور بھی،دوسری میری اہل بیت۔جوکوئی مسلمان ان دونوں کومضبوطی سے پکڑے رہیگاوہ کبھی گمراہ نہیں ہوگا۔

غرضیکہ بتانایہ مقصودتھا کہ قرآن پاک کی عظمت کے ساتھ ساتھ اہل بیت کی تعظیم وتکریم اوران سے محبت والفت ایک کلمہ پڑھنے والے مسلمان پرضروری ہے۔اگرکوئی مسلمان ان دونوں میں سے کسی ایک کوہی مرکز ہدایت سمجھے گا تو عمر بھر راہ حق سے بھٹکا رہے گا:جیسے کہ بعض لوگ قرآن پاک کوچھوڑ کرصرف اہل بیت کوہی مرکز ہدایت سمجھتے ہیں اوربعض اہل بیت کوچھوڑ کرصرف قرآن کوہی حق وصداقت اور ہدایت کامنبع تصور کرتے ہیں،پہلافرقہ رافضیہ اوردوسرافرقہ خارجیہ۔

مگراللہ اوراس کے رسول ﷺ کے فضل وکرم سے صرف اہل سنت والجماعت ہی ایک ایسافرقہ ہے جواس حدیث پاک کا مصداق ہے اس لئے کہ سنی جہاں قرآن کونسل انسانی کے لئے ہدایت نامہ مانتے ہیں وہیں اہل بیت اطہار کی محبت کواپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں جگہ دیتے ہیں۔

دارین میں کامیابی اتباع رسول ﷺ اور محبت اہل بیت میں ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے پناہ شکر واحسان ہے۔ جس نے ہمیں زندگی عطا فرمائی اور ہمارے لئے بہت ساری نعمتوں کو پیدا فرمایا کہ اگر ان نعمتوں کو شمار کرنا بھی چاہیں تو نہ کرسکیں اور ہماری اصلاح وفلاح کے لئے اور اخروی زندگی کی کامیابی کے لئے انبیاء ومرسلین کو مبعوث فرمایا اس لئے کہ ہماری عقل ہدایت کے لئے کافی نہ تھی کیوں کہ ہر چیز کی حقیقت ومعرفت تک ہم رسائی حاصل نہیں کرسکتے ہیں اور ہماری عقل نفع وضرر کے ادراک سے عاجز وقاصر بھی ہے۔ زندگی چاہے دنیوی ہو یا اخروی اس کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسوۂ رسول ﷺ کو اپنائیں اور رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں۔ جو لوگ محض عقل کی بنیاد پر کامیابی ڈھونڈھتے ہیں وہ گمراہ ہوجاتے ہیں۔ جو انبیاء ومرسلین، شہداء وصالحین کے نقوش قدم کی پیروی کرتے ہیں وہی وقت کے امام ہوتے ہیں۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

ہماری دنیوی واخروی زندگی کی کامیابی کا انحصار اتباع رسول ومحبت رسول ﷺ میں ہے۔

محمد ﷺ ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر مال وجاں اولاد سے پیارا

"مااتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا" (پارہ ۲۸ سورۂ حشر رکوع ۴)

رسول ﷺ جو تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو۔

یہ آیت کریمہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عطا کردہ چیزوں کو مضبوطی سے پکڑنا یعنی فرمودات مصطفوی ﷺ پر مضبوطی سے کاربند رہنا اور آپ کی منہیات یعنی آپ نے جن باتوں سے روکا ان سے باز رہنا اہل ایمان پر واجب ہے۔ یہی محبت رسول ﷺ کی نشانی ہے۔ جو دل محبت رسول ﷺ سے خالی ہو بلا شبہہ وہ کبھی مومن نہیں ہوسکتا۔

مشکوٰۃ المصابیح جلد اول کتاب الایمان میں ہے:

"لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین"

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے اس کے باپ اور بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

اس حدیث پاک کے الفاظ اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ سب سے محبوب چیز انسان کے نزدیک اس کی اولاد اور اس کے والدین ہوتے ہیں اس لئے ان دونوں کا تذکرہ حدیث پاک میں پہلے ہوا۔ تو جب محبت پدری اور الفت فرزندی محبت رسول ﷺ پر قربان کرنا لازم ہے۔ تب تو اور تمام اشیاء کی چاہتوں کو نثار کرنا بدرجۂ اتم واجب ہے۔

ہمیں کرنی ہے شہنشاہ بطحا کی رضا جوئی
وہ اپنے ہوگئے تو رحمت پروردگار اپنی
وہ نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیاء ٹھہرے
حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

آقائے کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے صاف بیان فرمادیا کہ کتاب اللہ اور عترت رسول اللہ ﷺ ایسی دو نعمتیں ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں جگہ کامیابیوں کی ضمانت ہیں۔ جو انھیں مضبوطی سے پکڑ لے دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اسے گمراہ کرسکے۔ اہل بیت کرام کی اتباع کرنا ان کے نقوش قدم پر چلنا ان سے الفت ومحبت کرنا نیک نام اور صاحب اسلام ہونے کی دلیل ہے۔

اہل بیت کن لوگوں کو کہتے ہیں؟

پیارے آقا ﷺ کی اولاد سادات کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو اس خاکدان گیتی پر آئے اور وصال فرما گئے جو فی زمانہ موجود ہیں اور جتنے قیامت تک تشریف لائیں گے۔

متعنااللہ ببرکاتھم

سب پر اہل بیت کا اطلاق ہوتا ہے اور جملہ سادات کرام واجب التعظیم ہیں۔

سیدنا امام العارفین شیخ محی الدین عربی رضی اللہ عنہ نے فتوحات مکیہ کے باب ۱۹، میں تحریر فرمایا کہ قیامت تک سادات کرام حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد سب آیت تطہیر کے حکم میں داخل ہیں۔

حضرت علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ اکبر محی الدین رضی اللہ عنہ صوفیہ کے امام ہیں۔ ان کا ارشاد حجت کی حیثیت رکھتا ہے۔ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی اور علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصدیق اس بات کی روشن دلیل ہے کہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا سے لے کر قیامت تک کے تمام سادات کرام داخل اہل بیت ہیں۔

محبت اہل بیت

طبرانی شریف میں ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

”لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ وَاَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ ذَاتِہٖ“

کوئی بندۂ مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے میری اولاد کو اپنی اولاد سے میری اہل کو اپنی اہل سے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

حضور شارع علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایمان اسی وقت مکمل ہوسکتا ہے جب بندہ جان و مال عزیز و اقارب رشتے دار اور اپنی حقیقی اولاد و غیرھم سمیت خاندان اہل بیت پر قربان ہوجائے۔

ثابت ہوا کہ محبت اہل بیت محبت رسول ﷺ ہے اور محبت رسول ﷺ محبت خدا عزوجل ہے۔

محبت اہل بیت رضی اللہ عنہم کے حوالہ سے دوسری حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں، سیدنا امام احمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے کریم ﷺ نے حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں کو پکڑ کر فرمایا:

”مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ ھٰذَیْنِ وَاُمَّھُمَا کَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ“

ترجمہ: جس نے مجھ سے محبت رکھی اور ان دونوں سے اور ان کی والدۂ ماجدہ سے محبت رکھی تو قیامت کے دن وہ میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

اہل بیت تمہاری کشتی نہ ڈوبے گی حشر تک
تمہاری رگوں میں خوں ہے رواں محمد کا ﷺ

فی زمانہ یہ تقدس مآب ہستیاں تو ظاہراً موجود نہیں ہیں لیکن آج بھی ان کی نسل پاک کے مہکتے ہوئے پھول قلوب و اذہان اور مشام جاں کو معطر کررہے ہیں۔ ان کی خدمت کرنا ان سے الفت و محبت کرنا دراصل حسنین کریمین، حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا ہے۔ جو باعث تخلیق کائنات آقا ﷺ کی خدمت اور الفت و محبت کا عظیم ذریعہ ہے۔

افضل البشر بعد الانبیاء خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں کی خدمت کرنا مجھے اپنے رشتے داروں کی صلہ رحمی سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آل رسول ﷺ کی ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے ان فرمودات سے واضح ہوا کہ محبت اہل بیت دنیا کی تمام اشیاء کی محبت سے افضل و اشرف ہے۔

شان اہل بیت

اہل بیت اطہار کی عظمت وشان آیات مبارکہ اور احادیث نبویہ ﷺ سے ظاہر ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن پاک پارہ ۲۲، سورہ احزاب، آیت ۳۳، میں ارشاد فرمایا:

"اِنَّمَا يُرِيْدُاللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْراً"

اے نبی کے گھر والو! اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور فرمادے اور تمہیں خوب خوب پاک کردے۔ اس آیت مبارکہ میں خالق ارض وسماء نے سیدالانبیاء ﷺ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کی عظمت وفضیلت اور ان کے درجات ومراتب کو خوب واضح طور پر بیان فرمادیا۔

اس آیت سے اہل بیت مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر برائی سے پاک رکھا اور اپنی خاص رحمت سے نوازا ہے۔

رجس کی تحقیق وتشریح

رجس کا لغوی معنی برا عمل، برے عمل کی سزا، شیطان کا وسوسہ، خفیف حرکت ہیں۔ حضرت علامہ ابن عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت مقدس میں جو رجس کا لفظ ہے وہ گناہ، عذاب نجاستوں اور نقائص کے معنی پر بولا جاتا ہے۔ تو رب قدیر نے تمام عیوب سے آقائے کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اولاد کے میل، کچیل، بری باتوں اور فحش چیزوں کو دور فرما کر انہیں نفس کی مکمل پاکیزگی عطا فرمادی۔ استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان کی پاکی خود خدائے تعالیٰ کرتا ہے بیاں
آیت تطہیر سے ظاہر ہے شان اہل بیت

امام زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رجس ناپسندیدہ چیز کو کہتے ہیں خواہ وہ عمل ہو یا غیر عمل۔
تو مطلب یہ ہوا کہ اللہ رب العزت نے اہل بیت سے ہر قسم کی ناپسندیدہ اشیاء کو دور فرمادیا ہے۔

آل رسول ﷺ کو ایذا دینا غضب الٰہی کا باعث ہے

حدیث صحیح میں ہے جسے بہت سے علمائے اہل سنن نے بیان کیا ہے کہ جب ابولہب کی صاحبزادی مکہ شریف سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائیں تو کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ تمہاری ہجرت تمہیں بے نیاز نہیں کرے گی اس لئے کہ تم جہنم کے ایندھن کی بیٹی ہو۔ انھوں نے یہ بات رسول گرامی وقار ﷺ سے بیان کی تو آپ بہت سخت ناراض ہوئے پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا:

"ان لوگوں کا کیا حال ہے جو مجھے میرے نسب اور رشتہ داروں کے بارے میں اذیت دیتے ہیں۔ خبردار! جس نے میرے نسب اور رشتہ داروں کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی"

اس حدث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ آقائے کریم ﷺ کے نسب پاک یعنی سرکار کی آل اور عترت تمام سادات کرام کو اذیت دینے سے آقا ﷺ کو اذیت ہوتی ہے۔ اور آقا ﷺ کو اذیت دینا خالق عالم کو اذیت دینا ہے اور اللہ کو اذیت پہونچانا عتاب وغضب الٰہی کا باعث ہے۔ اللہ ہمارے دلوں میں سادات کرام کی الفت ومحبت ڈال دے اور انھیں تکلیف دینے والوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

طبرانی وحاکم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر کوئی شخص بیت اللہ شریف کے ایک گوشے اور مقام ابراہیم کے درمیان چلا جائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے پھر وہ اہل بیت کی دشمنی میں مرجائے تو وہ جہنم میں جائے گا"۔

سادات کرام کی دشمنی سے اللہ کی پناہ کہ اگر بیت اللہ شریف میں نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے سادات کرام کی دشمنی میں مرجائے تو انہیں جہنم کا ایندھن بننے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل سادات کرام کی الفت میں جلائے اور انھیں کی محبت میں اٹھائے۔ آمین

سادات کی تحقیق وتشریح

سادات کے معنی عربی میں بزرگی وسرداری کے ہیں اسی سے (سید) فتح سین، یائے مشدد و مکسور، بوزن 'جَیِّدٌ' جوپیشوا، سرداری اوررہبرقوم کہتے ہیں اس لفظ (سید) کا استعمال یہ تحقیق جائز ہے۔ جیسے 'میت' کو بہ تخفیف یابروزن 'بیت' بولتے ہیں۔ 'سید' کو یائے مشدد مفتوح کے 'سَیَّدٌ' بولنا بھی درست ہے۔ (سائد) بھی (سید) کے ہم معنی ہے۔ (سائد) اور (سید) جمع سادۃ اورجمع الجمع سادات آتی ہے۔

اولیاء کی ذات نعمت عظمیٰ ہے

تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہے کہ ہندوستان میں اسلام جیسی عظیم الشان نعمت اور دولت ایمان اولیاءاللہ کے ذریعہ ہی حاصل ہوئی ہے۔ اللہ کے ان برگزیدہ بندوں نے مذہب اسلام کی ترویج واشاعت کے لئے جوتکلیفیں جھیلی ہیں اور جوقربانیاں پیش کی ہیں۔ تاریخ کے اوراق میں وہ روزروشن کی طرح عیاں ہے۔ ہر چہار جانب اسلام کاعلم بلند کیا۔ مذہب اسلام کی آبیاری صوفیائے کرام، بزرگان دین، گوشہ نشین صوفیا اور سادات کے ذریعہ ہی ہوئی ہے۔ ان تمام شخصیتوں نے اپنے اخلاق وکردار، اعمال وگفتار کے ذریعہ دل کی دنیا پر اپنی حکومت کا سکہ بٹھایا۔ کفروشرک کے ظلمت کدوں میں ایمان وعرفان کی قندیلیں روشن کیں۔

بلاد ہند میں اولیائے کرام کی تشریف آوری ہمارے لئے یقیناً نعمت عظمیٰ ہے۔ جواللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے۔ اس نعمت پر جتنا شکر کروکم ہے۔ حق تو یہ ہے کہ رب قدیر کی تمام نعمتوں میں اہم اور افضل نعمت بعثت نبی رحمت ﷺ ہے۔ جیسا کہ اللہ نے ہمیں بے پناہ نعمتیں عطافرمایا لیکن کسی پر احسان نہیں جتایا مگر جب آقا ﷺ کو مبعوث فرمایا تو قرآن میں صاف فرمایا:

(لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْبَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا)

(سورۂ آل عمران پارہ۴، رکوع ۸، آیت ۱۶۳)

ترجمہ: بے شک ہم نے مومنین پر احسان فرمایا ان میں رسول بھیج کر۔

اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ بعثت نبی ایسی نعمت ہے جسے تمام نعمتوں پرفوقیت اور افضلیت حاصل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ باعث تخلیق عالم ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

انبیاء ومرسلین، صحابہ وتبعین، اہل بیت اطہار، شہدائے دین متین، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، صالحین، اقطاب، اوتاد، ابدال، اولیاء اور جملہ بزرگان دین بالخصوص پیرطریقت چراغ راہ طریقت عالی مرتبت حضورسیدی مثنیٰ میاں شہیدراہ مدینہ علیہ الرحمۃ والرضوان اوردیگر علماء، فقہاء اورفضلاء رب قدیر کی دی ہوئی عظیم نعمتیں ہیں۔ تو کیوں نہ ان کے ذکر سے زبان وقلم کوتازگی دی جائے۔

حضور مثنیٰ میاں اور خدمت اسلام و مسلمین

ہمارے ملک ہندوستان کا وہ حسین وجمیل خطہ جو عروس البلاد ممبئ عظمیٰ کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔اس کی خوبیوں کو اگر مدنظر رکھا جائے تو کوئی اور خطہ اس کی نظیر نہیں رکھتا۔یہ خطہ پوری دنیا میں اپنی علمی شناخت رکھتا ہے۔یہاں دنیاوی درسگاہوں کے ساتھ سنیوں کے مدارس بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں جن کا اپنا ایک علمی مقام ہے۔

سرزمین ممبئ پر بھی بہت سارے اولیاء اللہ تشریف لائے جنہوں نے دین اور خلق خدا کی خدمت اپنے اپنے انداز میں انجام دیا۔مگر ماضی قریب کے ایک ایسے بھی صاحب فضیلت بزرگ گزرے ہیں جنھوں نے اہل اسلام اور ملت اسلامیہ کی وہ گرانقدر خدمات انجام دی ہیں جسے رہتی دنیا تک یاد کیا جاتا رہے گا۔جنھیں دنیا انوار المشائخ حضرت سید انوار اشرف عرف مثنیٰ میاں کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔انہیں کی تنہا ایک عظیم شخصیت جنھیں شہید راہ مدینہ کا عظیم لقب ملا۔جن کو یہ عظمت ورفعت ملی ہے کہ انہوں نے مدینہ کے راستے میں شہادت کا جام نوش فرمایا اور جنت البقیع جیسے مقدس قبرستان میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک کے پاس جگہ ملی۔

حضور شہید راہ مدینہ کی پیدائش یکم جولائی ۱۹۳۷ء بسکھاری شریف ضلع فیض آباد اودھ، موجودہ ضلع امبیڈکر نگر، یوپی، میں ہوئی اور ۱۵؍رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۱؍نومبر ۲۰۰۳ء مدینہ منورہ میں ہوئی اور وہیں کے قبرستان جنت البقیع شریف میں مدفون ہوئے۔

کچھوچھہ شریف میں آرام فرما سلطان التارکین حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ آپ کے مورث اعلیٰ ہیں۔آپ کو اپنے ہی والد محترم حضرت جلیل اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ سے بیعت واجازت وخلافت حاصل تھی۔اپنی سرکاری ملازمت اور پھر اس سے ریٹائرمنٹ کے بعد ایک مدت دراز تک ممبئ ہی میں مستقل قیام فرما کر شہید راہ مدینہ حضرت سید انوار اشرف مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تدبیر وحکمت وبصیرت ومعاملہ فہمی ووسعت ظرفی وکشادہ قلبی اور اعلیٰ اخلاق وکردار کے ذریعہ اہل ممبئ کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ان کی مذہبی وروحانی

تربیت کی۔اپنے آبائی سلسلۂ چشتیہ اشرفیہ کو فروغ دیا۔جس کے صدقے میں بے شمار مریدین ومتوسلین آپ کے روحانی فیوض وبرکات سے مستفیض اور سیراب ہوتے رہے۔آپ کی ذات مرجع خواص وعوام بن گئی۔اپنے بہت سے مسائل ومعاملات زندگی میں اہل ممبئ آپ کی رہنمائی کے طالب ہوتے اور اپنی مشکلات آپ کے سامنے پیش کیا کرتے تھے۔جنہیں آپ ہمدردی کے ساتھ سنتے اور وسعت قلبی وفراخ دستی کے ساتھ ان کی چارہ گری ومشکل کشائی کرتے۔ آپ علیہ الرحمہ کسی بھی مسلمان کی تکلیف دیکھ کر پریشان ہوجاتے۔زخم پر مرہم رکھتے، آنسو پونچھتے،فسادات کے زمانے میں اپنی جان خطرے میں ڈال کر بے یار ومددگار افراد کی مدافعت ومعاونت کرتے،یتیموں محتاجوں،مسکینوں کو سینے سے لگاتے۔یہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کا تقاضہ بھی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی ڈگری حاصل کی تھی جس کا نام درج ذیل ہے:

عالم فاضل (یوپی) ایل۔ڈی۔آئی۔ایم۔آرٹی،ایل۔ڈی۔بی،ایم۔اے۔

آپ کے والد شیخ المشائخ حضرت سید الشاہ جلیل اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین درگاہ حضور سید سلطان مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کچھوچھہ شریف، نے آپ کو اپنا خلیفہ وسجادہ نشین متعین فرمایا تھا۔والد گرامی کے دست حق پرست پر آپ کو شرف بیعت بھی حاصل تھی۔

آپ کا سلسلہ حضور غوث اعظم سے ہے مگر شجرۂ طریقت قادریہ چشتیہ اشرفیہ ہے۔

آپ کے در سے ہمیشہ رشد وہدایت کا دریا جاری رہتا۔آپ کی ذات روشن منارا تھی۔یعنی وجہ یہ کہ آپ کے دست حق پرست پر بے شمار لوگوں نے توبہ کی اور شرف بیعت حاصل کی اور صراط مستقیم پر گامزن ہوئے۔آپ کو بہت مرتبہ عمرہ وحج کی سعادت حاصل رہی اور ساتھ ہی کربلا ونجف اشرف،بغداد شریف،مسجد اقصیٰ،بیت المقدس جیسے متبرک مقامات کی زیارت کی اور وہاں رہ کر بھی آپ نے دین متین کی خدمات انجام دیں۔اور بھی ممالک کا آپ نے دورہ کیا اور جہاں کی زبانیں انگریزی ہوتی وہاں آپ انگریزی میں خطاب فرما کر ان کی اصلاح فرماتے۔

حضور ثنیٰ میاں کی جرأت حق گوئی

آپ کے ایک امتیازی وصف اور جرأت حق گوئی کا ذکر کرتے ہوئے اردو کے ایک مشہور صحافی شمیم طارق (ممبئی) تحریر فرماتے ہیں:

''اللہ نے اقبال بلند کیا تھا۔اس لئے وقت کے ساتھ ساتھ وہ ملت و جماعت کی بھی ضرورت بنتے گئے۔علماء کے گروہ میں معاملہ فہمی کے ساتھ انگریزی دانی کے سبب وہ ممتاز تھے۔اس لئے جب کبھی جماعت ومسلک کی ترجمانی کی ضرروت پیش آتی تو لوگوں کی نظر انتخاب آپ ہی پر پڑتی۔اللہ رب العزت نے آپ کو غیر معمولی قائدانہ صلاحیت عطا کی تھی اس کے سبب اس ذمہ داری کو نہایت خوبی وخوش اسلوبی سے انجام دیتے۔بعض اوقات وہ اتنی جرأت کا مظاہرہ کرتے کہ دل سے آواز آتی کہ تائید غیبی کے بغیر یہ جرأت نہیں ہوسکتی''۔

تقویٰ و پرہیز گاری

شہید راہ مدینہ حضرت انوار اشرف عرف ثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کو تقویٰ و پرہیز گاری، عبادت اور تسبیح وصلوٰۃ کے ساتھ ترک لذات اور ترک نفسانیات پر کامل غلبہ بھی حاصل تھا۔صادق القول بے ریا بے نفس، صابر وشاکر، تسلیم ورضا کے پیکر، حق گو وحق پسند، سخی، مہمان نواز، درویش صفت تھے۔شہید راہ مدینہ حضرت ثنیٰ میاں دلوں پر حکمرانی کرتے تھے۔ان کا روشن وتابناک چہرہ گواہی دیتا کہ یہ اپنے اسلاف کے روشن ماضی کی بیش بہا اور منور کڑی ہیں۔اس لئے ثنیٰ میاں اسم با مسمیٰ انوار المشائخ ہیں۔

حضور ثنیٰ میاں بانی مدارس کثیرہ

شہید راہ مدینہ حضرت انوار اشرف ثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ صرف گفتار کے غازی نہیں تھے بلکہ کردار کے بھی غازی تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم کی روشنی پھیلانے اور نونہالان قوم و ملت کو دینی وعصری تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے ممبئی واتر پردیش و گجرات میں متعدد مدارس وادارے قائم فرمائے اور ان کے عمدہ نظم ونسق وتعلیم وتربیت کی طرف خصوصی توجہ فرمایا۔آپ ان مدارس کے طلبہ کی صلاحیت اور شخصیت کو ابھارنا چاہتے تھے تاکہ وہ بھی خدا اعتمادی وخود اعتمادی کے ساتھ قوم وملت کی بہتر خدمت اور اس کی ہمہ جہت قیادت کرسکیں۔

مدرسوں اور اداروں کے نام

(۱) دار العلوم اشرفیہ غریب نواز ممبرا، تھانہ (مہاراشٹرا)
(۲) مدرسہ کنیزان فاطمہ زہرا، امرت نگر، ممبرا، تھانہ (مہاراشٹرا)
(۳) جامعہ قادریہ اشرفیہ چھوٹا سوناپور، ممبئی۔
(۴) مدرسہ قادریہ اشرفیہ بسکھاری شریف، ضلع امبیڈکر نگر (یوپی)
(۵) جامعہ اشرفیہ مظہر العلوم دھانے پور، ضلع گونڈہ (یوپی)
(۶) دار العلوم مخدوم سمنانی گورکھپور (یوپی)
(۷) مدرسہ معینیہ اشرفیہ کوسہ، ممبرا، تھانہ (مہاراشٹرا)
(۸) دار العلوم قادریہ اشرفیہ دمن (گجرات)
(۹) حضرت مخدوم سمنانی اکیڈمی ممبئی

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی ہر آبادی، ہر محلّہ اور ہر کالونی میں کوئی نہ کوئی مدرسہ ومکتب ضرور ہونا چاہیئے۔یہ وقت کی ضرورت اور حالات کا تقاضہ ہے۔جس کی طرف مسلمانوں کو خصوصی دھیان دینا ضروری ہے۔گویا آپ کا پیغام تھا:

جہاں میں جہاں بھی جگہ پائے   مدرسہ بناتے چلا جائے

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش وکوشش تھی کہ مدارس کے طلبہ اسلامی وعصری علوم کی تعلیم کے ساتھ عربی زبان میں لکھنے اور بولنے کی اچھی صلاحیت کے حامل ہوں۔اسی مقصد سے اپنے صاحبزادے مولانا معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کو جامعہ از ہر مصر بھیجنا چاہتے تھے مگر آپ کی اچانک رحلت کی وجہ سے یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا۔میرا وجدان کہتا ہے کہ شہید راہ مدینہ حضرت مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کی بھی وہی قلبی خواہش وآرزو رہی ہوگی جس کا اظہار محدث اعظم ہند مولانا سید محمد محدث اشرفی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں کیا ہے:

موت آئے تو در پاک نبی ﷺ پرسید
ورنہ تھوڑی سی زمیں ہوشہ سمناں کے قریب

آپ کی خوش بختی تھی کہ موت آئی تو شہادت کے ساتھ اور وہ بھی رسول اکرم ﷺ کے جوار رحمت میں، جو ایک مرد مومن کے لئے معراج سے کم نہیں۔

حضور مثنیٰ میاں کا عشق رسول ﷺ

حضور مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کو آقائے کریم ﷺ سے ایسا زبردست عشق تھا جو اپنی مثال آپ تھا۔زبان جس کے اظہار بیان سے قاصر ہے۔قلم میں ایسی جولانیت نہیں جس سے الفاظ کا جامہ پہنا سکوں۔نہ ہی ایسے الفاظ ہیں کہ جن سے ان کے عشق کی تعریف کرسکوں۔بس اتنا کہہ سکتی ہوں کہ آپ ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہتے تھے۔آپ کو درود تاج شریف بہت پسند تھا، آپ اکثر اس کا ورد کرتے رہتے تھے۔جب مدینہ منورہ جاتے تو گنبد خضریٰ کے پیارے سے گنبد کو دیکھ کر آپ درود شریف پڑھتے تھے۔اور بھی کئی ایسے وظائف ہیں کہ جن کو آپ اپنے معمولات زندگی میں شامل رکھتے تھے۔

آپ ہمیشہ آقا ﷺ کی یادوں میں مشغول رہا کرتے تھے۔اور حبیب خدا ﷺ کو راضی کرنے کے لئے آپ بکثرت درود پاک کا ورد کرتے۔نمازوں کی پابندی فرماتے یہاں تک کہ تہجد کو بھی ادا کرنے کے لئے اپنے آپ کو کمر بستہ رکھتے۔۔آپ ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ذات پر توکل کرتے۔کسی اچھے کام کی ابتداء بسم اللہ اور درود شریف سے فرماتے۔

غریبوں اور یتیموں کی چارہ جوئی کرتے۔خاص طور علماء وائمہ کی آپ خوب عزت کرتے اور حتی الامکان ان کی پریشانیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے۔جہاں کہیں بھی کوئی آپ کو جلسے جلوس کے لئے دعوت دیتا تو آپ بخوشی اسے قبول فرماتے اور اس میں شرکت بھی فرماتے۔ایسے ہی ایک مرتبہ آپ بوریولی کسی جلسے میں تشریف لے گئے وہاں آپ نے اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کو مستفیض فرمایا جلسہ ختم ہونے کے بعد آپ پاس میں وہیں ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔مسجد کے ایک گوشہ میں امام صاحب کا کمرہ بنا ہوا تھا جو اپنی تنگ دامانی کا آپ سے شکوہ کررہا تھا۔حجرہ کی تنگی کو دیکھ کر آپ کو رونا آ گیا۔فرمایا جو قوم کا امام ہے اس کے رہنے کے لئے اتنا تنگ کمرہ! آپ نے کمرہ کی توسیع کے لئے فوراً پیسہ نکال کر دے دیا۔آپ کی یہ ادا دیکھ کر جتنے بھی لوگ وہاں موجود تھے انہوں نے پیسے جمع کئے اور امام صاحب کو دے دیئے۔وہ کمرہ حضرت کی بدولت بڑا بن گیا۔آج بھی وہ امام صاحب جب حضور مثنیٰ میاں کو یاد کرتے ہیں تو

آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں۔ کیوں کہ انھوں نے آج تک ایسی عظیم الشان پیکر ایثار شخصیت دیکھی نہیں تھی۔ عالموں اور اماموں کے لئے آپ کا دل اتنا کشادہ اور ہمدردی سے بھرا ہوا تھا تو پھر ذرا سوچئے کہ جس ذات گرامی وقار ﷺ کے یہ غلام ہیں اور جن کے نسب پاک سے تعلق بھی رکھتے ہیں ان کے لئے آپ کے دل میں کس قدر سوزش عشق ہوگی۔

شہر رسول ﷺ میں ایک عاشق صادق کی موت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول ﷺ کے شہر مقدس میں موت نصیب فرما۔ شہر رسول ﷺ میں موت ایمانی سعادت ہے، جسے حاصل کرنے کی خود رسول کونین ﷺ نے ترغیب دی ہے:

''تم میں سے جس سے ہوسکے وہ مدینے میں مرے، جو مسلمان مدینہ میں مرے گا اس کا میں شفیع اور گواہ بنوں گا''

چنانچہ ہوا یہ کہ شہید راہ مدینہ انوار المشائخ حضرت سید انوار اشرف عرف مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے ہوئے ۱۱؍نومبر ۲۰۰۳ء بروز منگل مدینہ طیبہ کے قریب ایک کار حادثہ میں شہید ہوگئے۔ آپ کے دونوں شہزادے آپ کے ساتھ تھے۔ راستے میں ایک بڑی ٹریلر آئی اور اس سے کار کو دھکا لگا، آپ کار میں آگے کی طرف بیٹھے ہوئے تھے، دھکا لگنے کی وجہ سے آپ کو گاڑی کی بھی ٹکر لگی، مگر چوٹ ہلکی ہی لگی، حیرت ہے کہ اتنا شدید ٹکراؤ اور اتنی ہلکی چوٹ۔ بہر کیف آپ کے دونوں صاحبزادے فوراً انہیں اسپتال لے کر بھاگے، مگر مرضی مولیٰ کچھ اور تھی، ایک عاشق صادق کو کوئے یار میں لیٹنا ہی نصیب تھا، انہیں اسپتال لے کر پہونچے ادھر عاشق صادق نے شہر آرزو میں موت کی آرزو کو قبول ہوتے دیکھ کر بحالت احرام میں جان، جان آفریں کے حوالہ کردیا۔

آپ جانتے تھے کہ اسی مبارک سفر میں ہی میری دیرینہ آرزو شہر آرزو میں پوری ہوجائے گی جس کا اظہار بھی آپ نے فرمایا:

''دوران سفر آپ نے ایک بار اپنی زوجہ محترمہ کو فون کیا اور مدارس کے حالات معلوم کرنے لگے

خاص طور پر مدرسہ کنیزان فاطمہ کے بارے پوچھنے لگے، جو اس وقت زیر تعمیر تھا اور آپ کی یہ شدید خواہش بھی تھی کہ دختران ملت اسلامیہ کے لئے کوئی معیاری ادارہ قائم کیا جائے، آپ کی یہ دیرینہ آرزو بھی اس وقت تکمیل کے مراحل سے گذر رہی تھی، آپ کی شریک حیات نے عرض کیا آیئے آکر اپنا پیارا چمن جو دختران ملت کے لئے وقف ہے، دیکھ جایئے، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے میں یہیں مدینہ پاک سے دیکھتا رہوں گا''

شریک حیات سے آپ کی یہ آخری گفتگو تھی مگر کوئی کیا سمجھتا؟ آپ کے جسم مبارک کو اسپتال کے ایک کمرہ میں برف پر لٹایا گیا تھا۔ آپ کے جسم مبارک سے خوشبو نکل رہی تھی جس سے پورا کمرہ معطر ہوگیا تھا۔ آپ کا چہرۂ انور گلاب کی طرح کھل رہا تھا۔ پتلی سی لکیر سر مبارک پر بہت خوب صورت لگ رہی تھی۔ آپ کے دونوں صاحبزادوں نے ممبئی میں اطلاع دیا۔ اطلاع پاتے ہی لوگوں کے ہوش اڑ گئے، ایسا لگ رہا تھا کہ لوگوں کے سروں پر بجلی گر گئی ہو۔ جب کچھ ہوش سنبھلا تو جن کے پاس پاسپورٹ تھا وہ مدینہ کے لئے فوراً روانہ ہوگئے۔

۱۵؍رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ کو جنت البقیع شریف میں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں حضور مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین عمل میں آئی۔ اس موقع پر پاکستان کے مشہور ومعروف نعت خواں الحاج اویس رضا قادری، الحاج محمد سعید نوری، محمد سہیل رضوی، محمد توفیق رضوی بھی موجود تھے۔ دیار رسول ﷺ میں شہادت اور جنت البقیع مدینہ طیبہ میں تدفین کی سعادت یقیناً مژدۂ شفاعت ونجات ہے:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند   سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

بقیۃ السلف نمونۂ خلف بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ اعظمی مدظلہ العالی اس عظیم شرف وسعادت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

''جنازہ کے ساتھ ہزاروں عربی عجمی مصری افریقی یمنی ہندوستانی پاکستانی مختلف قوموں اور رنگوں کا جلوس تھا۔ اگلی صف میں مولوی محمد سعید نوری مہتمم رضا اکیڈمی ممبئی، اور ان کے برادر خورد، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا قصیدۂ درود ''کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود'' بے خودی کے عالم میں پڑھ رہے تھے''۔

مولانا شکیب ارسلان جو اس جنازہ میں شریک تھے، کہتے ہیں:

''پورے ماحول پر ایسی وارفتگی کا عالم تھا کہ میں نے اپنی زندگی میں کسی جنازہ میں ایسا منظر نہیں دیکھا، اور ''یا رسول اللہ ﷺ تیرے در کی فضاؤں کو سلام'' یہ سلام بھی پڑھا جا رہا تھا۔ وہ وقت مغرب تھا یعنی شب جمعہ لگ چکی تھی۔ آپ کو شہید راہ مدینہ کے لقب سے نوازا گیا''

اتنا عظیم مرتبہ آپ کو عشق رسول ﷺ کے صدقے میں ملا۔ آپ ہمیشہ درود پاک کا ورد جاری رکھتے تھے اور آقا ﷺ کی یادوں میں مست رہا کرتے تھے۔ آپ کو مدینہ منورہ بہت پسند تھا یہی وجہ ہے کہ جب آپ کا کوئی دانت ٹوٹ جاتا تو اسے کہیں پھینکتے نہیں بلکہ اسے سنبھال کر رکھتے جب مدینہ منورہ تشریف لے جاتے تو اپنے دندان مبارک کو جنت البقیع میں دفن کرتے اور روحانی طور بہت خوشی محسوس کرتے۔ محسن کائنات ﷺ کو دیوانے کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ آپ کے جسم اطہر کی تدفین کے لئے اپنے دیار محبت جنت البقیع میں دو گز زمین عطا فرما دیا۔ پھر بعد دفن ایک یمنی بزرگ نے بڑی دیر تک عربی زبان میں ایک لمبی، پرتاثیر اور دل گیر دعا کی جس سے حاضرین پر رقت طاری ہوگئی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث پاک ہے، جسے حاکم نے اپنی مستدرک (جلد ص ۳۶۷) پر نقل کیا ہے: (یعنی جس جگہ کی مٹی جس کے خمیر میں داخل ہوتی ہے، مرنے کے وقت دفن ہونے کے لئے وہ اسی سرزمین پر لایا جاتا ہے) اس سے یہ حقیقت روشن ہوگئی کہ شہید راہ مدینہ حضرت مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کا اصلی وطن مدینہ شریف ہی تھا اور آپ کے خمیر پاک میں طیبہ کی مقدس مٹی تھی۔ اسلئے:

پہونچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا
انوار فضل و شرف کا ماہ منیر تھا

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین کے بعد محفل سجائی گئی اور اس میں عمدہ عمدہ نعتیں پڑھی گئیں۔ جس میں یہ اشعار بھی اہل محفل کے سامنے پڑھے گئے:

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو — سینے پہ تسلی کو تیرا ہاتھ دھرا ہو
گر وقت ازل سر تیری چوکھٹ پہ جھکا ہو — جتنی بھی قضاء ہو ایک ہی سجدے میں ادا ہو

جب یہ شعر پڑھا گیا تو لوگ آپ کی یاد میں زار و قطار رونے لگے۔

زندگی درحقیقت اسی نے پائی ہے — جس کو مصطفیٰ کے قدموں میں موت آئی ہے

شہید راہ مدینہ حضرت مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے چند روز بعد ممبئی کے ایک جلسۂ عام میں آپ کے صاحبزادے سید معین الدین اشرف کی جانشینی کا علماء ومشائخ کرام نے اعلان کر دیا تھا۔ پھر صحن آستانۂ عالیہ حضرت مخدوم پاک سلطان سید جہانگیر اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کچھوچھہ مقدسہ میں شہید راہ مدینہ حضرت مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کا جب عرس چہلم (بتاریخ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۳ء) ہوا تو مشائخ خانوادۂ اشرفیہ اور علمائے کرام نے قدیم روایت خانقاہ اشرفیہ کے مطابق مولانا سید معین الدین اشرف صاحب کو آپ کی جانشینی کا خرقہ پہنایا۔

اپنی خاندانی روایت برقرار رکھتے ہوئے حضرت مولانا سید معین الدین اشرفی الجیلانی اپنے والد ماجد شہد راہ مدینہ حضرت سید مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کی روش پر گامزن ہیں۔ آپ کی روحانی وراثت کو سنبھالے ہوئے آپ کا نام روشن کر رہے ہیں۔ آپ کے قائم کردہ مدارس اور اداروں کی دیکھ ریکھ پوری دلچسپی اور ذمہ داری سے کر رہے ہیں۔ اور شب و روز ان کے فروغ اور ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔

بجا طور پر ہمیں توقع ہے کہ حضرت سید معین الدین اشرف اور ان کے برادران گرامی اپنے والد ماجد کے قائم کردہ اداروں کا صرف تحفظ ہی نہیں کریں گے بلکہ ان کے معیار میں بہتری و بلندی کی تدبیر اور ان کی تعداد میں اضافہ بھی کریں گے۔ اور باقی ماندہ کاموں کی تکمیل کر کے اپنے لئے ذخیرۂ آخرت اور اپنے والد ماجد کے لئے روحانی تسکین کا سامان کریں گے۔

ہم عظمت سرکار کا اظہار کریں گے — یوں سازش گستاخ کو مسمار کریں گے
ہم ذکر نبی کا گل گلزار سجا کر — ہم ذرۂ عالم کو ضیاء بار کریں گے
خود روح پلٹ آئے گی خوشیوں سے بدن میں — جب قبر میں محبوب کا دیدار کریں گے
جب حشر میں پھیلیں گی شفاعت کی ضیائیں — سب ان کے کمالات کا اقرار کریں گے
چھٹ جائے گا ظلمت کا جگر چشم زدن میں — تربت میں جب بارش انوار کریں گے
ہونٹوں پہ درودوں کا گلستاں لئے نازیہ — ہم زیست کے لمحات کو ضوبار کریں گے